|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| دار الافتاء  جامعہ مدنیہ  بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی |  | **DARUL IFTA**  **JAMIA MADNIAH**  BLOCK I,NORTH NAZIM ABAD  KARACHI |

فتوی نمبر 144502040142

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں محمد عاصم خان غوری شادی کی تاریخ 18-01-2001 بمطابق 23-10-1421کو ہوئی،اور ہماری ملکیت میں سونا تھا جس کی زکوۃ اب تک نہیں نکالی ،اب اس کی زکوۃ نکالنے کا ارادہ ہے برائے مہربانی ان گذشتہ سالوں کی کتنی زکوۃ بنے گی،زیورات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. ایک عدد ہار کا بڑا سیٹ 10تولہ (ابھی موجود ہے)
2. ایک عدد ہار کا بڑا سیٹ 10تولہ (ابھی موجود ہے)
3. چوڑیوں کا سیٹ 10تولہ (ابھی موجود ہے)
4. چوڑیوں کا سیٹ ساڑھے6تولہ (3تولے،21گرام ابھی موجود ہے،اور 3 تولے 29 گرام کے کڑے 2022 میں بیچ دیے)
5. ایک عدد ہار کا سیٹ 4تولہ (2009 میں فروخت کردیاتھا)
6. ایک عدد ہار کا سیٹ 8تولہ (2013 میں فروخت کردیا تھا)
7. ایک عدد ہار کاسیٹ 3تولہ (2017 میں فروخت کردیا تھا)
8. ایک عدد ہار کا سیٹ 3 تولہ (ابھی موجود ہے)
9. ایک عدد چَین 85 گرام (2022میں فروخت کردی تھی)
10. ایک عدد چَین ڈیڑھ تولہ (گم ہوگئی)
11. بالوں کے کلپ آدھا تولہ (2003) میں فروخت کردیے)
12. ایک عدد انگوٹھی 25 گرام (ابھی موجود ہے)

مستفتی:محمد عاصم خان غوری

مکان نمبر :اے127،فرسٹ فلور ،بلاک آئی

03002447335

**الجواب حامدا ومصلیا**

1. سائل کی ملکیت میں بالغ ہونے کے بعد جس وقت پہلی مرتبہ بقدرِ نصاب مال (سونا ،چاندی ،نقد رقم،مال تجارت ) آیا تھا، اس کے ٹھیک ایک قمری سال بعد سے اس پر سالانہ زکوۃ کی ادائیگی واجب تھی،  اب اُس کو چاہیے کہ اپنے تمام گزشتہ سالوں کی مالیت کا اندازہ لگائے اور اس کا ڈھائی فیصد بطورِ زکوۃ دے ،اگر غالب گمان یا حسابات سے کچھ اندازہ ہوجائے کہ گزشتہ سالوں میں کتنی کتنی زکوۃ واجب تھی تو اسی کے حساب سے ادا کرے۔ اگر کسی طرح بھی اندازہ نہ ہوسکے تو موجودہ مالیت کے حساب سے کل قابلِ زکوۃ اموال کا ڈھائی فیصد نکال لے، اس کے بعد اگلے سال کی زکوۃ نکالتے وقت پہلے سال کی زکوۃ  کی مقدار (ڈھائی فیصد) کو  بقیہ مال سے منہا کرکے حساب لگائے، پھر اس سے اگلے سال کا حساب کرتے ہوئے گزشتہ دوسالوں کی زکوۃ کی مقدار کو منہا کرکے بقیہ کل مال کا ڈھائی فیصد نکالے، اسی طرح ہرسال کا حساب کرتے ہوئے گزشتہ سالوں کی زکوۃ کی مقدار منہا کرکے زکوۃ دے، اگر چند سال کی زکوۃ کا حساب کرنے کے بعد نصاب سے کم  مالِ زکوۃ  رہ  جائے تو  پھر زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔

بہتر یہ ہے کہ تمام سالوں کی جتنی رقم بنے وہ نوٹ کی جائے، اگر تمام رقم فوری ادا کرنا ممکن نہ ہو تو تھوڑا تھوڑا کرکے ادا کی جا سکتی ہے،اگر یقینی حساب لگانا مشکل ہو تو اندازے سے کچھ زیادہ ادا کردی جائے.

1. سونےکی زکوة موجودہ سال کی قیمت کے اعتبار سے ادا کی جائے گی۔

|  |  |  |  |  |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| **تاریخ وسال** | **مقدارسونا(گرام)** | **زکوۃ(گرام)** | **باقی سونا(گرام)** | **کس سال کتنا سونا فروخت کیا** |
| 23-10-1422/2002 | 769.016 | 19.2254 | 749.7906 |  | |
| 23-10-1423/2002 | 749.7906 | 18.7447 | 731.0458 |  | |
| 23-10-1424/2003 | 731.0458 | 18.2761 | 712.7696 | ڈیڑھ تولہ(5.832گرام) | |
| 23-10-1425/2004 | 706.9376 | 17.6734 | 689.2641 |  | |
| 23-10-1426/2005 | 689.2641 | 17.2316 | 672.0324 |  | |
| 23-10-1427/2006 | 672.0324 | 16.8008 | 655.2315 |  | |
| 23-10-1428/2007 | 655.2315 | 16.3807 | 638.8507 |  | |
| 23-10-1429/2008 | 638.8507 | 15.9712 | 622.8794 |  | |
| 23-10-1430/2009 | 622.8794 | 15.5719 | 607.3074 | 4تولہ(46.656گرام) | |
| 23-10-1431/2010 | 560.6515 | 14.0162 | 546.6352 |  | |
| 23-10-1432/2011 | 546.6352 | 13.6658 | 532.9693 |  | |
| 23-10-1433/2012 | 532.9693 | 13.3242 | 519.6450 |  | |
| 23-10-1434/2013 | 519.6450 | 12.9911 | 506.6538 | 8تولہ(93.312گرام) | |
| 23-10-1435/2014 | 413.3418 | 10.3335 | 403.0082 |  | |
| 23-10-1436/2015 | 403.0082 | 10.0752 | 392.9329 |  | |
| 23-10-1437/2016 | 392.9329 | 9.8233 | 383.1095 |  | |
| 23-10-1438/2017 | 383.1095 | 9.5777 | 373.5317 | 3تولہ(34.992گرام) | |
| 23-10-1439/2018 | 338.5397 | 8.4634 | 330.0762 |  | |
| 23-10-1440/2019 | 330.0762 | 8.2519 | 321.8242 |  | |
| 23-10-1441/2020 | 321.8242 | 8.0456 | 313.7785 |  | |
| 23-10-1442/2021 | 313.7785 | 7.8444 | 305.9340 |  | |
| 23-10-1443/2022 | 305.9340 | 7.6483 | 298.2856 |  | |
| 23-10-1444/2023 | 149.2936 | 3.7323 | 145.5612 | 3تولہ114گرام(148.992گرام) | |
|  | **کل زکوٰۃجو ادا کرنی ہے (293.6687گرام)** | | |  | |

1. زکوۃ ایک اہم فرض ہے، جسے حتی الامکان جلد از جلد ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، بلا وجہ اس میں تاخیر کرنا مناسب نہیں ہے۔نیز ہر سال کی زکوۃ اسی سال ادا کردینی چاہیے، ایک سال کی زکوۃ کو بلاوجہ اگلے سال زکوۃ کے واجب ہونے تک موخر کرنا مکروہ اور ناپسندیدہ عمل ہے، آئندہ اس سے احتیاط کرنی چاہیے، تاہم تاخیر سے ادا کرنے کی وجہ سے توبہ و استغفار کرنی چاہیے، البتہ اس بناء پر کوئی کفارہ لازم نہیں ہوگا۔

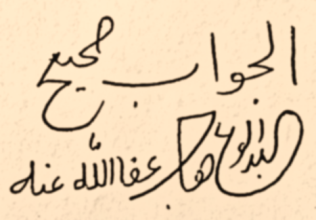
واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ:محمد عباس غفراللہ لہ ولوالدیہ

جامعہ مدنیہ،بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی

05/02/1445ھ

24/08/2023ش



05/02/1445ھ 24/08/2023ش